© rasailojaraid.com

۳۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کا اس حدیث کو "کذب" و "باطل" یا "موضوع" کے مقابلہ میں "حسن" قرار دینا۔

۴۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ کے بیان کردہ کثیر طرقِ اسناد۔

مندرجہ بالا تمام اعتراضات کو رفع کرنے کے لیے آئندہ سطور میں ہم یکے بعد دیگرے تمام امور کو وضاحت کے ساتھ پیش کریں گے (ان شاء اللہ!) (جاری ہے)

شعر و ادب — جناب عبدالرحمٰن عاجزؔ

جاری رہے یہ چشمۂ فیضانِ محدّث

جاں ہے کہ بنی جاتی ہے عنوانِ محدّث
دل ہے کہ ہوا جاتا ہے قربانِ محدّث

اُبھرا افقِ علم سے اک اور مجلّہ
دامن میں لیے سروِ چراغانِ محدّث

تنویر ہی تنویر تبسّم ہی تبسّم
جنّت ہے نظر میں گلستانِ محدّث

اس شانِ کتابت پہ یہ اندازِ طباعت
اللہ رے یہ حسن فراوانِ محدّث

چندہ بھی مناسب ہے ضخامت بھی مناسب
ہر چیز سے ہر شے سے عیاں شانِ محدّث

کمیابی و نایابی کے اس دورِ گراں میں
کاغذ بھی محدّث کا ہے شایانِ محدّث

قرآن کی آیات ہیں یا دُرِّ احادیث
مملو اسی دولت سے ہے دامانِ محدّث

امیدوں کی تکمیل ہے ارمانوں کا حاصل
پھر کیوں نہ زمانہ ہو ثنا خوانِ محدّث

چھٹ جائے گا ہر جہل و تغافل کا اندھیرا
روشن ہے چراغِ رُخِ تابانِ محدّث

سیراب ہمیشہ رہے کشتِ دل و ایماں
جاری رہے یہ چشمۂ فیضانِ محدّث

ہوتی ہے سحر بطنِ شبِ تار سے پیدا
مایوس نہ ہوں حوصلہ مندانِ محدّث

الحاد کے اس دور میں عاجزؔ کی دُعا ہے
وہ ذاتِ مقدّس ہو نگہبانِ محدّث

© rasailojaraid.com